السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے دفتر میں ایک آدمی حرکت قلب بند ہونے سے فوت ہوگیا ہم نے مندرجہ ذیل رقوم اس کی بیوہ کے اکاؤنٹ میں جمع کرادیں (۱) فیملی پنشن (۲) بیمہ پالیسی کی رقم (۳)جی پی فنڈ (۴) سٹاف کی طرف سے جمع شدہ تعاون مرحوم کے والد کا موقف ہے کہ قرآن کریم میں بیان شدہ ضابطہ میراث کے لحاظ سے ان رقوم میں والدین کا بھی حق وراثت بنتا ہے ۔ مرحوم کے والد کا موقف کس حدتک درست ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال واضح رہے کہ اللہ تعالی نے میت کے ترکہ میں ضابطہ وراثت جاری فرمایا ہے اورترکہ سے مراد ہر وہ مال ہے جو کوئی شخص چھوڑکر فوت ہوجائے اوروہ اس کی جائز ملکیت ہو،خواہ وہ جائیداد منقولہ ہو یا غیر منقولہ ،خواہ موت کے وقت وہ اس کے قبضہ میں ہو یا ابھی تک اس پر قبضہ نہ ہوسکا ہو۔ اسی طرح ہر وہ چیزاس کے ترکہ میں داخل سمجھی جائے گی جس کا سبب ملک اس کی زندگی میں قائم ہوچکا تھا مگروہ اس کی ملکیت میں موت کے بعد داخل ہوئی، جیساکہ کسی شخص نے کسی کمپنی کے حصص خریدنے کی درخواست دی تھی لیکن وہ حصص اس کے مرنے کے بعد الاٹ ہوئے ،یہ حصص بھی میت کے ترکہ میں شمار ہوں گے ۔ ترکہ کے متعلق چند اصولی باتیں حسب ذیل ہیں :

ایسا مال جو مرتے وقت میت کے قبضہ میں تھا لیکن شریعت کی نظر میں وہ مال نہیں ،وہ ترکہ میں شمار نہیں ہوگا ،جیسے ذخیرۂ شراب وغیرہ ۔

جو مال چوری ،خیانت ،رشوت اور غصب کرکے حاصل کیا ہو،وہ بھی میت کے ترکہ میں شامل نہیں کیا جائے گا ۔

بیمہ سے حاصل ہونے والی رقم میت کے ترکہ میں داخل نہ ہوگی کیونکہ اس میں واضح طورپر غرر، یعنی دھوکہ پایا جاتا ہے اور یہ رقم کھلے طورپر جوئے کے حکم میں ہے ،البتہ میت کی طرف سے اداشدہ رقم اس کے ترکہ میں شمار ہو گی ۔ (بیمہ کے متعلق ہمارا تفصیلی فتویٰ عنقریب اشاعت پذیر ہوگا)

اسی طرح جی پی فنڈ کے متعلق بھی ہمارا تفصیلی فتویٰ شائع ہوچکا ہے کہ اس میں میت کی وہی رقم ترکہ میں شامل کی جائے گی جو اس کی تنخواہ سے ماہ بماہ کاٹی جاتی تھی ۔اس سے زائد ملنے والی رقم سود ہونے کی وجہ سے اس کے ترکہ میں شمار نہیں ہوگی ۔ اس قسم کے اموال جو اوپر بیان ہوئے ہیں اگرورثا انہیں آپس میں بحصہ شرعی تقسیم کرتے ہیں تو وہ اللہ کے ہاں جوابدہ ہیں ،جیساکہ میت کا بھی اس کے متعلق مواخذہ ہوگا ،لاعلمی کی صورت میں ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ معاف کردے ۔

میت کی پنشن جو اس کی زندگی میں حکومت یا کسی ادارہ کے ذمے واجب ہوچکی تھی ، وہ میت کا ترکہ شمار ہوگی کیونکہ یہ رقم حسب قواعد ،ملازمت کی ایک مدت کے اختتام پرملازم کا حق قرارپاتی ہے اوریہ حق قابل چارہ جوئی عدالت ہوتا ہے ۔ اگر پنشن حکومت یاادارہ کی طرف سے انعام بھی ہو، جیساکہ بعض اہل علم کا خیال ہے توبھی اس انعام کو میت کے ترکہ میں ہی شمار کیا جائے گا ، جیساکہ مقتول کی دیت کو اس کے ترکہ میں شمار کرکے ورثا میں تقسیم کیاجاتا ہے ۔ صورت مسئولہ میں مرحوم کی وفات کے بعد جوامدادی فنڈ بیوہ یا اس کے بچوں کوملا ہے وہ انہی کا حق ہے ۔ والدین کو اس سے کچھ نہیں ملے گا کیونکہ اسے ترکہ میں شمار نہیں کیا جاسکتا اورجو رقم امدادی فنڈ کے طورپر نہیں اس پر ضابطہ وراثت جاری ہوگا ۔ اس میں والدین کاچھٹا چھٹا حصہ ہے یعنی دونوں (ماں باپ) 1/6، 1/6 کے حقدار ہیں ۔ ان میں جو رقم شریعت کی خلاف ورزی پر حاصل ہوئی ہے ،اس سے ورثا کودستبردار ہوجانا چاہیے ۔ [واللہ اعلم]

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2صفحہ:275